جناب محمد رفیق تارڑ
عدالت سے صدارت تک........... اندیشے اور توقعات

جناب محمد رفیق تارڑ بالآخر پاکستان کے صدر منتخب ہوگئے۔ وزیراعظم نوازشریف نے شبِ برات میں جناب محمد رفیق تارڑ کو مسلم لیگ کا صدارتی امیدوار نامزد کیا، یکم رمضان المبارک کو انتخاب ہوااور یکم جنوری ۱۹۹۸ء کو انہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔

• جناب محمد رفیق تارڑ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور سپریم کورٹ کے جج رہ چکے ہیں۔ انہوں نے عدالتی مناصب پر اپنی دیانت اور شرافت کو قائم رکھا۔ ملک کی صدارت کے لئے ان کا انتخاب خود ان کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں تھا۔ یہ ان پر محض اللہ کا کرم ہے اور ان کے بزرگوں کی دعاؤں کی قبولیت ہے

جناب تارڑ کی شخصیت سے زیادہ ان کی ڈاڑھی پاکستان کے "روشن خیالوں" کے لئے تکلیف کا باعث ہوئی ہے۔ پیپلزپارٹی اور تحریک استقلال کو سب سے زیادہ تکلیف پہنچی ہے۔ پہلے تو تارڑ صاحب کو عدالت کے ذریعہ سے نااہل قرار دینے کی کوشش کی گئی مگر عدالت عالیہ نے سازشیوں کے مؤقف کو غلط قرار دیا۔ پھر انہیں طعنہ دیا گیاکہ وہ مجلسِ احرار میں رہے ہیں جو قیامِ پاکستان کی مخالف تھی۔ حیرانی کی بات ہے کہ مسلم لیگ نے اگر ایک قادیانی سرظفراللہ کو پاکستان کا پہلاوزیرخارجہ بنایا تو ان "روشن خیالوں" اور "لبرلز" کو کوئی تکلیف نہ ہوئی، اور اسی مسلم لیگ نے ایک احراری کو صدر بنا دیا تو تکلیف ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئی ۔ جبکہ یہی لوگ نوابزادہ نصراللہ خان (جو آل انڈیا مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری رہے) کی قیادت میں ہر حکومت کے خلاف احتجاجی محاذوں اور تحریکوں میں اکٹھے ہوتے ہیں اور تب ولی خان کو بھی بخوشی قبول کرلیتے ہیں۔

محمد رفیق تارڑ پاکستان کے صدر بن چکے ہیں اور ناکام سیاسی تماش بین بحث مباحثہ کر کے خفت اور شرمساری سے بچنے کی جاہلانہ کوششیں کر رہے ہیں۔ اب یہ بحث ختم ہو جانی چاہیئے۔ صدرِ مملکت پوری قوم کے صدر ہیں اور سب کے لئے یکساں جذبات رکھتے ہیں۔

صدر کی متشرع شکل و صورت اور دینی زندگی کی وجہ سے قوم نے ان سے بہت سی توقعات

وابستہ کرلی ہیں۔ نفاذ اسلام، قوم کی سب سے بڑی آرزو اور امید ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ ملک کا ایک فیصد "روشن خیال" طبقہ حسب سابق، نفاذ اسلام کی ہر کوشش کو ناکام بنانے کی کوشش کرے گا۔ صدر مملکت کے لئے یہ عہدہ خود انہی کے بقول "بہت بڑی آزمائش ہے"۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ قیام پاکستان کے بنیادی مقصد کی تکمیل کے لئے اپنے اختیارات اور صلاحیتیں پوری قوت سے بروئے کار لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

گیمبیا میں قادیانیوں کا کریا کرم

پچھلے دنوں برِ اعظم افریقہ کے شمال مغربی ملک، جمہوریہ گیمبیا کے صدر جناب یحییٰ ابوبکر جے جے جمی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو کافر قرار دیتے ہوئے ان کی تمام عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں کو سرکاری تحویل میں لینے کا اعلان کردیا ہے۔ عالم اسلام کے لئے یہ بہت خوش کن اور خوش آئند خبر ہے۔ جنوبی افریقہ کی اعلیٰ ترین عدالت پہلے ہی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے۔

گیمبیا میں اسلامی تہذیب کو آٹھ سو سال پرانی ہے لیکن انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کو پسماندہ کرنے کی بہت کوشش کی۔ ۱۹۶۵ء میں آزاد ہونے سے پہلے یہ ملک برطانوی قبضے میں تھا۔ انگریزوں نے یہاں، ۹۶ فیصد مسلمان آبادی میں، قادیانی مشن قائم کیے۔ قادیانی مشنری اس بات کی تبلیغ کرتے تھے کہ انگریزوں کی اطاعت فرض ہے۔ جب انگریز گیمبیا کو آزادی دینے پر مجبور ہوئے تو انہوں نے ۱۹۶۴ء میں فرمان سنگاٹ کو پاکستان بھیجا تھا۔ اس نے ربوہ آکر مرزا بشیر الدین محمود کی بیعت کی۔ ۱۹۶۵ء میں برطانیہ نے گیمبیا کو آزادی دی تو فرمان سنگاٹ کو اپنا قائم مقام بنا کر اسے پورے ملک کا قبضہ دے دیا۔ ۱۹۶۵ء میں مرزا ناصر اپنے باپ کا جانشین بنا تو اس نے فرمان سنگاٹ سے کہا کہ وہ ربوہ خط لکھے کہ اسے مرزا غلام احمد کے پرانے کپڑے بطور تبرک درکار ہیں۔ یہ مشورہ مرزا کے اس الہام کو پورا کرنے کےلئے دیا گیا تھا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ فرمان سنگاٹ کو یہ برکت بہت مہنگی پڑی۔ ادھر ربوہ سے کپڑے پہنچے ادھر گیمبیا میں انقلاب آیا اور سنگاٹ کو معذول کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ داؤد جوارا گیمبیا کے سربراہ قرار پائے جو پہلے نائب گورنر تھے۔ مرزا کے کپڑوں کی دوسری برکت یہ ظاہر ہوئی ہے کہ حکومت نے اب قادیانیوں کے خلاف یہ تاریخی فیصلہ صادر کیا ہے۔

گزشتہ چند مہینوں میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی غیر معمولی اچھل کود اور غیر ضروری ہذیان سرائی کا نقد جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے، پاکستان کے صدارتی انتخاب اور گیمبیا کے صدارتی فیصلے کی صورت میں سب کے سامنے ہے۔ اے کاش! مرزائی امت، "مرزاہٹ" چھوڑ کر ہدایت کے راستے پر آجائے۔